جو مسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر مفتی سے معلوم کرلیں۔۔ (ابوزبیر)

آپ کے مسائل اور اس کے جوابات (30)

از مفتی محمد صاحب

دارالافتاء، جامعۃ الرشید، احسن آباد، کراچی

مضمون:

☆ قرآن عربوں کے لہجے پر پڑھنے سے متعلق روایت کا مطلب اور تحقیق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن عربوں کے لہجے پر پڑھنے سے متعلق روایت کا مطلب اور تحقیق:

سوال: ہمارے علاقہ کا ماحول یوں ہے کہ یہاں کے اکثر علماء خوب مد کر کے لے کے ساتھ قرآن پڑھتے اور وعظ کرتے ہیں، بندہ کے پاس ایسے علماء کی کیسٹیں بھی تھیں اور بعض علماء کی ویڈیو بھی بندہ نے رکھی تھیں۔ کچھ عرصہ ہوا کہ بندہ نے نماز کے موضوع پر ایک کتاب کا مطالعہ کیا جس میں قراءت کے مسائل میں یہ مسئلہ لکھا تھا کہ قرآن کریم کو لے کے ساتھ آواز اونچی نیچی کر کے (گانے کی طرح) پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔اس کی دلیل میں یہ حدیث لکھی تھی:

قال النبي صلى اللّٰه عليه وسلم اقرؤا القراٰن لحون العرب وأصواتها وإياكم ولحون أهل العشق ولحون أهل الكتابين، وسيجئ بعدى قوم يرجعون بالقرآن ترجيع الغناء والنوح، لا يجاوز حناجرهم مفتونة قلوبهم وقلوب الذين يعجبهم شأنهم. (مشكوٰة: ص ۱۹۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پڑھو عربی لہجوں میں اور عربی آوازوں میں، بچو تم عشق والوں کے لہجوں سے اور دو کتاب والوں کے لہجہ سے (یہود و نصاریٰ) اور عنقریب آئے گی میرے بعد ایک قوم جو قرآن کو لوٹا لوٹا کر پڑھے گی گانے کے لوٹانے کی طرح اور رونے کی طرح، نہیں اترے گا قرآن ان کے حلقوں سے نیچے، اُن کے دل فتنوں سے پر ہونگے اور ان لوگوں کے دل بھی فتنوں سے پر ہونگے جو اس طرح پڑھنے والوں کے حال سے خوش ہوں گے۔

پس اس حدیث کے پڑھتے ہی میرے تو رونگٹے کھڑے ہو گئے، کیونکہ بندہ بحمداللہ صاف دل سے ہی دین میں داخل ہوا ہے اور سیدھا سیدھا ہی دین پر چلنا چاہتا ہے، چنانچہ حدیث کی پیشین گوئی کے مطابق بندہ نے جب ان علماء کی نجی محفلوں میں جا کر صحبت اختیار کی تو حدیث کی پیشینگوئی کے مطابق ان کے

دلوں کو فتنوں یعنی آپس کے بغض، حسد، تکبر، ریا اور حب مال وغیرہ کا مشاہدہ کیا۔ (اللہ کی پناہ) چونکہ حدیث میں یہ بھی ہے کہ ایسے علماء کے مقتدین کے دل بھی فتنوں سے پر ہونگے، اس لیے بندہ نے ان کی تقریروں میں جانا موقوف کر دیا اور کیسٹیں، ویڈیو بھی ضائع کر دیں، البتہ اب علاقہ کے ایک متبع سنت عالم دین سے جو قرآن کریم بھی درست پڑھتے ہیں اور اصلاحِ نفس بھی رکھتے ہیں، بندہ نے تعلق رکھا ہے اور استفادہ کرتا ہوں، لیکن میرے کچھ ساتھی میری اس تبدیلی فکر سے ناخوش ہیں اور مجھے گمراہ جانتے ہیں کہ اس نے ہمارے عالموں کی تقریروں میں آنا کیوں چھوڑ دیا؟ ایک ساتھی نے کہا: اگر تو اسی حال پر رہا تو مرتد ہو کر مرے گا، (والعیاذ باللہ)۔ ایک کے سامنے بندہ نے حدیث مذکور کا حوالہ دیا تو کہنے لگا: کیا آپ ان علماء سے زیادہ حدیث جانتے ہیں؟ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو علماء کا اس پر عمل کیوں نہ ہوتا؟ حدیثیں گھڑی ہوئی بھی تو ہوتی ہیں، پھر کہا کہ ہم نے تو علماء سے یہ حدیث سنی ہے کہ قرآن کریم خوش آوازی سے پڑھو اور خوش آوازی کے انداز مختلف ہوتے ہیں۔ بہر حال اب سوال یہ ہے کہ کیا قرآن کریم کو گانے کی طرز پر پڑھنے کی ممانعت والی حدیث صحیح ہے؟ اگر صحیح ہے تو ہمارے پنجابی علماء کا اس پر عمل کیوں نہیں؟ قرآن کو خوش آوازی سے پڑھنے کا کیا مطلب ہے اور گانے کی طرز پر آواز اونچی نیچی کر کے قرآن پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے یا تحریمی؟ یہ بھی بتایئے کہ بندہ کی تبدیلی فکر کیا ارتداد کی شکل ہے یا اُس تک پہنچانے والی ہے؟ (ایک سائل)

جواب: آپ نے جو روایت نقل کی ہے، اس کی سند پر کلام کیا گیا ہے، ضعیف احادیث پر لکھے گئے ایک رسالہ "النافلۃ فی الأحادیث الضعیفۃ والباطلۃ" میں مؤلف ابو اسحاق جوینی نے پہلے نمبر پر اسی روایت کو ذکر کر کے لکھا ہے کہ یہ روایت منکر ہے، امام جوزقانی رحمہ اللہ نے اس روایت کا ذکر "الاباطیل" صفحہ 723 میں اور امام ابن الجوزی نے "الواھیات" صفحہ 118 میں کیا ہے۔ علاوہ ازیں صاحب لسان المیزان، صاحب العلل المتناھیۃ، علامہ ذہبی اور علامہ مناوی وغیرہ حضرات نے بھی لکھا ہے کہ یہ

www.alkalam.pk

روایت منکر ہے، اس کی سند میں ابومحمد راوی مجہول ہے، اور ''بقیہ'' ضعیف روایتیں نقل کرتا ہے اور تدلیس کرتا ہے۔

"آخرجه الجوزقانی فی الأباطيل (صـ ٧٢٣) وابن الجوزی في الواهيات (١/١١٨) ...... قال الجوزقاني: هذا حديث باطل، وأبو محمد شيخ مجهول، وحصين أيضًا مجهول وبقية بن الوليد ضعيف، وقال ابن الجوزى: هذا حديث لا يصحّ وابو محمد مجهول، وابو محمد روي عن الضعفاء ويدلّسهم، وقال الذهبى: "الخبر منكر" ...... وقال صاحب العلل المتنٰهية: هذا حديث لا يصح وابو محمد مجهول وبقية يروي عن حديث الضعفاء ويدلسهم وقال صاحب لسان الميزان: تفرد عنه (يعنى عن حصين) (وهو مجهول) بقية ليس بمعتمد، والخبر منكر، وقال المناوي رحمه الله في شرح الجامع عقب هذا النص، قال الهيثمى: فيه راو لم يسم، وفي الميزان تفرد عن أبى حصين بقية وليس بمعتمد والخبر منكر اهـ.

روایت کی سند اس کلام کے باوجود بعض حضرات نے اس کو اس بناء پر قابل استدلال تسلیم کیا ہے کہ اس روایت کا متن صحیح ہے، کیونکہ اس کی دیگر کئی شواہد سے تائید ہوتی ہے۔ كما فى سنن القراء ومناهج المجودين:

"لكن المتن صحيح، وله شواهد كثيرة." (صـ ٩٤)

اس تقدیر پر اس روایت "اقرأو القرآن بلحون العرب. الخ" کا مطلب یہ ہے کہ قرآن پاک طبعی حسن صوت کے ساتھ عربوں کی طرح بلا تکلف لہجہ میں پڑھا جائے اور اس کے پڑھنے کے لیے ایسا پر تکلف لہجہ اختیار نہ کیا جائے جس سے قرآن پاک کا رعب وجلال جاتا رہے اور گانے والوں کے ساتھ مشابہت لازم آئے۔

روایت کا یہی مطلب بیان فرماتے ہوئے علامہ حصری اپنی کتاب ”احکام قراءۃ القرآن“ میں تحریر فرماتے ہیں:

”والمراد بالقراءۃ بلحون العرب، القراءۃ الّتی تأتی حسب سجیّۃ الإنسان وطبعه من غیر تصنع ولا تعمل ولا قصد إلی الأنغام المستحدثة والألحان الّتی تذھب بروعة القرآن وجماله ۔ والمراد بلحون أھل الفسق الموسیقیة والتطریب و التلحین. الخ“ (احکام قراءۃ القرآن للحصری ص ۲۸)

خلاصہ یہ ہے کہ اس روایت میں اہل عرب کا لب ولہجہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اہل عرب کے لہجہ کی رعایت رکھنے کے بعد اگر حسن صوت کا اہتمام بھی کیا جائے تو اس سے منع نہیں کیا گیا۔ چنانچہ دیگر روایات میں حسن صوت کا اہتمام کرنے کی ترغیب بھی آئی ہے۔ مثلاً ایک روایت میں ہے کہ ”لیس منا من لم یتغن بالقرآن“ یعنی وہ ہم میں سے نہیں جو قرآن پاک کو خوبصورت آواز کے ساتھ پڑھنے کی کوشش نہیں کرتا اور ایک روایت میں ہے کہ ” زینّوا القرآن بأصواتکم“ یعنی قرآن پاک پڑھتے ہوئے اپنی آوازوں کو سنوارو، نیز ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی آواز خوبصورت تھی کے بارہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لقد أولی ھذا مزماراً من مزامیر آل داؤد“ یعنی ان کی آواز اتنی خوبصورت ہے کہ گویا ان کو آل داؤد کی بانسریوں میں سے ایک بانسری دی گئی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی طرزِ عمل تھا کہ وہ قرآن پاک پڑھنے میں حسن صوت کا اہتمام کیا کرتے تھے، چنانچہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے:

” لا تنثروہ نثر الرمل ولا تھذّوہ ھذّ الشعر. قفوا عند عجائبه وحرّکوا به القلوب ولا یکن ھمّ أحد کم اٰخر السورۃ.“

اس ارشاد میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن پاک کے ذریعے دلوں کو ہلانے کا حکم فرمایا

ہے، اور ظاہر ہے کہ تحریک قلوب کا یہ مقصد اس وقت حاصل ہوسکتا ہے کہ قرآن پاک کو اچھی آواز کے ساتھ پڑھا جائے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل یہ تھا کہ آپ حسن صوت کی وجہ سے اچھی آواز والے نوجوان کو قوم کا امام بناتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد جمہور سلف کا بھی یہی طریقہ رہا ہے کہ قرآن پاک اچھی آواز والے سے سنا جائے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فتح الباری میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اس بات پر اجماع ہے کہ اچھی آواز والے سے قرآن سننا مستحب ہے، حافظ صاحب کی عبارت ملاحظہ ہو:

”وقد تقدم في باب من لم يتغنّ بالقراٰن نقل الإجماع على استحباب سماع القراٰن من ذي الصوت الحسن، وأحرج بن أبي داؤد من طريق ابى مسجعة قال: كان عمر رضي اللّٰه تعالىٰ عنه يقدم الشاب الحسن الصوت لحسن صوته بين يدى القوم. الخ. (فتح الباري: ۹/۹۲)

قرآن پاک کی حسن صوت کے ساتھ پڑھنے پر ابھارنے والی ان نصوص کی موجودگی میں اگر بعض نصوص میں الحان کے ساتھ قرآن پڑھنے کی ممانعت آئی ہے تو ظاہر ہے کہ ان نصوص کا مطلب یہ ہے کہ قواعد تجوید کے خلاف موسیقی کے الحان اور قواعد کے مطابق قرآن پاک پڑھنا منع ہے۔ اگر تحسین صوت کا اہتمام اس حد تک کیا جائے کہ قواعد و تجوید کی خلاف ورزی نہ ہو تو اس سے کسی روایت میں منع نہیں کیا گیا، مذکورہ روایت اور اس جیسی دیگر روایات کا یہی مطلب کئی اکابر نے بیان فرمایا ہے۔ علامہ سخاوی کی عبارت ملاحظہ ہو:

”والحق في هذه المسئلة أنه إن خرج بالتلحين لفظ القراٰن عن صيغتهٖ بإدخال حركات فيه، أو اخراج حركات منه، أو قصر ممدود أو مدّ مقصور أو تمطيط يخفى به اللفظ، ويلتبس به المعنىٰ، فالقارئ فاسق، والمستمع أثم، وإن لم يخرجه اللحن عن لفظهٖ وقراء تهٖ

على ترتيله فلا كراهة لما زاد بالحانه في تحسينه اهـ. (فتح المغيث للسخاوي: ١/٢٨١)

اس تفصیل کی روشنی میں آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر پنجابی خطباء ایسی طرز سے آواز اونچی، نیچی کر کے قرآن پاک پڑھتے ہیں کہ جس سے قواعدِ تجوید کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو ان کا اس طرح لَے لگا کر قرآن پڑھنا جائز نہیں۔ البتہ اگر وہ خطباء قرآن پاک کو طرز سے پڑھنے میں قواعدِ تجوید کی رعایت رکھتے ہیں تو ایسی صورت میں ان کی تقریریں سننا جائز ہے۔ محض طرز اور خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کی وجہ سے آپ کا ان علماء کو مذکور حدیث کا مصداق سمجھنا ٹھیک نہیں۔

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]